یہ دونوں بھی منصۂ شہود پر آجائیں گے۔

حرف و حکایت میں مختلف عنوانات پر ۲۴ نظمیں ہیں، ہر ایک نظم شاعر کے جوشِ بیان۔ سوز و گداز طبع۔ قدرت کلام۔ اور بلند پروازی تخیل کی آئینہ دار ہے۔ شائقانِ ادب کو اس کی قدر کرنی چاہئے کہ اگر آج نہیں تو کل یہ کلام نوادر روزگار میں داخل ہو کر "قدر دیوانم گیتی بعدمن خواہد شدن" کا مصداق ہو جائے گا۔

فکر و نشاط۔ از جناب جوش ملیح آبادی سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ضخامت ۱۱۵ صفحات کتابت و طباعت دیدہ زیب کاغذ عمدہ قیمت مجلد ؎ ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

اس مجموعہ میں ۲۸ نظمیں شامل ہیں جن میں نیچرل ادبی، معاشرتی اور سیاسی غرض ہر طرح کی نظمیں ہیں۔ چند ماہ ہوئے انگریزی کے اخبار اسٹیٹسمین نے اردو شاعری پر ایک آرٹیکل شائع کیا تھا۔ جس میں جوش کو "شاعر انقلاب" کہا گیا تھا۔ اس پر علیگڈھ کے ایک صاحب برہم ہو گئے اور انہوں نے لکھا کہ جوش کے کلام میں سطحیت پائی جاتی ہے۔ اور اس میں اقبال کی سی دقتِ نظر، عمق اور گہرائی نہیں ہے۔" ہماری رائے میں کسی شاعر کے انقلابی ہونے کے لئے زیادہ عمیق اور فلسفیانہ تخیل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ زندگی کی پیش پا افتادہ حقیقتوں کو اپنے بلند تخیل کا رنگ دے کر ایسے موثر انداز میں بیان کرے کہ سننے والے پر ایک عالم حیرت طاری ہو جائے۔ اور کیف واثر میں ڈوب کر وہ بھی شاعر کی ہمنوائی کرنے لگے۔ اس معیار پر جوش کے کلام کو پرکھا جائے تو وہ بالکل پورا اترتا ہے۔ اور اسی بنا پر وہ اپنی بدمستی و سرشاری کی دنیا میں مذہب سے متعلق جو بعض باتیں کہہ گزرتے ہیں ہم ان کو بہت خطرہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم جوش صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنی شاعری سے جو انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ضروری نہیں کہ مذہب اور اخلاق کے مسلّمہ ضوابط کے ساتھ تمسخر بھی کیا جائے۔